PalArch's Journal of Archaeology of Egypt / Egyptology

اسلام اور مسیحیت میں جنسی بے راہ روی سے متعلق تعلیمات کا تقابلی مطالعہ

A COMPARATIVE STUDY OF TEACHINGS RELATED TO SEXUAL ADDICTION IN CHRISTIANITY AND ISLAM

Raheela Akhtar[1], Dr. Sohail Anwar[2], Muhammad Zubair[3]

[1,2,3] Abdul Wali Khan University Mardan

Email: ezazshah7799@gmail.com

Raheela Akhtar, Dr. Sohail Anwar, Muhammad Zubair. A Comparative Study Of Teachings Related To Sexual Addiction In Christianity And Islam -- Journal Of Archaeology Of Egypt/Egyptology 20(2), 2269-2279. ISSN 1567-214x

Key Words: Quran, Sunnah, Gospel, Bible, Sexual Addiction, Tragedy, Immorality, Purity.

ABSTRACT

Sexual addiction is not only a moral disease, but it has become a tragedy of the 21st century. Every day, incidents of sexual abuses are coming to the fore in the media, but the biggest tragedy is that there is no solution to curb this disastrous evil from the society. The negative role of social media cannot be ignored in this regard, has created a turbulent wave of individual freedom that which in progress with time. Unlawful Sexual practice and immorality has become part of routine life.

After its disastrous results and effects on the western society, the Muslim society has also been completely engulfed by it. Due to unrestrained freedom, the weak family system fostered celibate life, celibacy gave birth to mental diseases. As a result, suicide and divorce rates have risen alarmingly.

No strategy seems to be able to stop this moral storm except to revive and practice the moral values of selected religions. This is the only way to save the humanity. Before going toward any solution, there is a question arise that, has there any exemplar/precedence in the raveled religions regarding ethics and moral values or not, and if so, how effective they are?

If someone have a look the Qur'an and Sunnah, He will see that about one-third of the Qur'an and sunnah consists of moral ethics and a lot of precedence regarding moral values based on physical, moral, and spiritual purity. Likewise, the study of the Holy Bible also proves that the distorted Torah and the Gospel are still related to ethics. There are reasonable teachings related to sexuality that cannot be overlooked…

تمہید:

موجودہ دور میں میڈیا کے زریعے جنسی بے راہ روی کے متلاطم طوفان نے ہرذی شعور کو حیران و پریشان کردیا ہے ۔ خاص طور پر سوشل میڈیا نے پوری دنیا میں انفرادی آزادی کی جو روح پھونکی ہے پوری دنیا اس وقت اس کے لپیٹ میں ہے ۔بظاہر اس بیماری کی سدباب کی کوئی راہ نظر نہیں آرہی ۔ بلاشبہ اس وبائی مرض کا منبع و سر چشمہ مغرب سے پھوٹا ہے اور اپنی متعدی وبائی صورت میں تمام دنیا میں پنجے گاڑھ چکا ہے ۔اہل مشرق اس سے متاثر ضرور ہوئے ہیں لیکن مشرق میں اس سے تباہی و بربادی کا تنا سب و شرح بہ نسبت مغرب کے کم ہے ،ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کی بنیادی وجہ اسلامی معاشرہ میں اخلاقیات کی تھوڑی بہت پاسداری ہیں ۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اہل مغرب نے اس طوفان بد تمیزی کو قابو کرنے کی لئے کوششیں نہیں کیں ، بلا شبہ کو ششیں بھی کی گئی ہیں لیکن جنسی بے راہ روی کا یہ مرض جو کہ ایک وبائی شکل اختیار کر چکا ہے قابو ہونے کی بجائے "مرض بڑھتا گیا جو ں جوں دوا کی " کی مصداق بڑھتا ہی رہا ہے ، غرض تمام کوششیں لاحاصل رہی ہے جس کی بنیادی وجہ اہل مغرب کی مذہب اور مذہبی اخلاقیات سے بیزاری ہے مغربی اقوام نے صدیوں سے مذہب کو دیوار کے ساتھ لگایا ہے اور مذہب اور مذہبی اصولوں کو سر مؤ پس پشت ڈال کر عقلی بنیادوں پر جنسی بے راہ روی کی تشریح و تاویلیں کیں اور اس کو ایک دماغی اور نفسیاتی عارضہ قرار کر معاشرتی جواز فراہم کردیا ہے ۔

خیر و شر نیکی اور بد ی کاتصورہر انسانی معاشرہ خواہ وہ الہامی ہو یا غیر الہامی کا خاصا رہا ہے ۔ کسی چیز کو محض عقلی بنیادوں پر استوار کرنا وقتی طور پر کامیابی کی بنیاد بن سکتا ہے لیکن دیرپا امن و سکون اور ترقی کے لئے اخلاقیات کا ہونا اشد ضروری ہے ۔یہی وجہ تھی کہ اہل مغرب نے جنسی بے راہ روی کی انسداد کی جتنی بھی کوششیں کیں وہ لاحاصل رہی ،کیو نکہ دین و مذہب کو یہاں بالائے طاق رکھا گیا ان کوششوں کا نتیجہ یہ رہا کہ 1980ء دہائی میں اس کو ایک دماغی عارضہ اور نفسیاتی بیمار ی قرار دی گیا " سے منسوب کیا گیا اسی طرح نشے کی لت یا "Drug Addiction" اور پہلی مرتبہ اس کو لت بھی ایک نئی اصطلاح کے طور پر سامنے " Sexual Addiction" کی دیکھا دیکھی "Addiction" آگئی ۔

یعنی لت سے بیماری بننے تک کا سفر بڑی "Sexual Addiction '' سے "Addiction" اہل مغرب میں آسانی سے طے ہوا ، لت اور بیماری کے زمرے میں اس کی مختلف تاویلیں اور دلیلیں پیش کرنے کے علاوہ اس کی راہ میں کوئی مذہبی و اخلاقی رکاوٹ ،معاشرتی قدغن ،کوئی احتجاج ، کسی قسم کی کوئی روک ٹوک سامنے نہیں آسکی۔ دین مسیح کے پیروکاروں نے اس پر چپ سادھ کرکے اپنی رہی سہی مذہبی رسوم و تعلیمات سے نہ صرف انحراف کیا بلکہ حد درجہ ظلم یہ کیا کہ مذہب سے اس کے لئے بطور جواز انجیل مقدس سے ایک غیر متعلقہ روایت "The Prodigal Son" کو پیش کیا گیا اور اس روایت کو گھما پھرا کر بنا کر اس "Sexual Addiction" سے منسوب کردیا اور پھر لت کو جنسی لت " Addiction" لت کوجواز فراہم کرنے کی ایک بھونڈی اور مضحکہ خیز کوشش کی گئی ۔

اس کے بر عکس اسلامی دنیا میں صورتحال ہمیں مختلف نظر آتی ہے ۔اس کی بنیادی وجہ مذہبی اخلاقیات کی تھوڑی بہت پاسداری ہے

جن کی وجہ سے ہم اہل مشرق بے راہ روی کو وباء تو کہہ سکتے ہیں لیکن متعدی نہیں کہہ سکتے ۔

زیر نظر مضمون میں ادیان سماوی کے مذہبی ادب یا با الفاظ دیگر مذہبی کتب بالخصوص کتاب مقدس انجیل میں جنسی بے راہ روی سے متعلق جو روایات اور اقوال موجود ہیں اگر چہ تحریف و ترمیم شدہ حالت میں ہیں قرآن و حدیث میں موجود جنسی اخلاقیات سے تقابلی جائزہ لیا گیا ہیں ،جس سے ایک قاری اندازہ لگا ، سکتا ہے کہ الہامی مذاہب ہونے کی وجہ سے ان کے اخلاقی قدروں میں کافی حد تک یکسانیت بھی پائی جاتی ہیں اسی طرح حضرت عیسیٰؑ سے منسوب بعض احکام اور روایات اپنے الفاظ اور مفہوم میں قرآن و حدیث سے مماثلت کے بنا پر اس بات کی غماز ی کرتے ہیں کہ کسی زمانے میں دین عیسوی اور دین موسوی الہامی مذاہب ہوا کرتے تھے ۔

جنسی بے راہ روی سےمتعلق اسلام اور دین مسیح کی اخلاقی تعلیمات :

الہامی کتب کا جائزہ لینے سے یہ بات ڈھکی چھپی نہیں رہتی کہ ان میں منحرف صورت میں بھی روحانی مذہبی ، سیاسی ،معاشرتی اخلاقی تعلیمات کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہیں، اس کے باوجود مغربی اقوام میں اخلاقی ، انارکی اور انتشار اور افراتفری پائی جاتی ہیں جن کو دیکھ کر ایک عام فہم انسان کے ذہن میں بھی مختلف سوال سر اٹھاتے ہیں ۔ مثلا

- یہ کہ شاید پچھلے الہامی مذاہب میں بالخصوص دین مسیح میں جنسی بے راہ روی سے متعلق احکام اور تعلیمات مفقود ہیں ۔

اور دین مسیح کے پیروکاروں کو انجیل مقدس میں کوئی ایسی روایت نہیں ملی کو ان کو جنسی بے راہ روی کی اس وبائی مرض کو روکنے میں اخلاقی بنیادیں فراہم کر سکے۔

- یا یہ کہ جنسی بے راہ روی کی تعلیمات تحریف کا شکار ہوگئی ہیں ۔
- یا مو جود تو ہیں لیکن دنیا وی اغراض و مقاصد کے لئے ان کو قصدا اور عمدا نظر انداز کیا گیا ہیں ۔

کا نام دیتی ہیں ،کا بغور مطالعہ کرنے (The New Testament) انجیل جس کو عیسائی دنیا عہد نامہ جدید سے اس بات کی تصدیق ہوجاتی ہے کہ کتاب مقدس میں جنسی اخلاقیات کا ایک بڑا ذخیرہ اب بھی موجود ہیں ، اور با شعور انسان یہ ادراک بڑی آسانی سے کر سکتا ہے کہ یہ تعلیمات تحریف شدہ ہیں ۔تیسری بات یہ کہ ان کو قصدا اور عمدا نظر انداز کیا گیا ہے۔ چو تھی قابل غور اور انتہائی اہم بات یہ ہے تحریف کے باوجود ان احکام میں بعض احکام ایسے ہیں جن میں کافی حد تک یکسانیت اور مماثلت بھی پائی جاتی ہیں جو اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ کسی زمانے میں دین مسیح دین حق ہوا کرتا تھا اور کتاب مقدس کو ایک الہامی کتاب ہو نے کا شرف حاصل تھا۔ قرآن و حدیث اور تحریف شدہ انجیل کے وہ احکام جو بیان و مفہوم کے لحاظ سے قرآن عظیم اور حدیث رسول سے مطابقت رکھتے ہیں ذیل میں ان کا صراحت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہیں ۔

بے راہ روی سے متعلق کتب مقدسہ کے بعض احکام میں یکسانیت

اسلام نےاخلاقی پاکیزگی میں سب سے ذیادہ زور جنسی آلودگی سے بچنے پر دیا گیا ہے۔یہ حکم قرآن عظیم میں صراحت سے کیا گیا ہے۔ارشاد باری تعا لیٰ ہے:

وَلاَ تَقْرَبُواْ الزِّنَى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاء سَبِيلاً

ترجمہ ”:زنا کےقریب بھی نہ جانا کہ وہ بڑی بے حیائی اور بہت ہی بری راہ ہے “۔

زنا کے قریب نہ جانے سے مراد یہ ہے کہ اسلامی شریعت نے نہ صرف زنا کو حرام قرار دیا ہے بلکہ اس کے ذرائع اورمحرکات کو بھی حرام قراردے دیا ہے۔

قرآن عظیم میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے "وَلاَ تَقْرَبُواْ الزِّنَى" فرمایا کر زنا کے قریب نہ جانے کا حکم دیا جس سے مراد یہ ہیں کہ زنا کے ساتھ اس کے مبادیات اور ذرائع بھی ممنوع ہے ، تقریبا اسی طرح کے مفہوم اور الفاظ کے ساتھ انجیل مقدس میں حضرت عیسیٰ ؑ بھی اس کی مبادیات اور ذرائع لوازمات کی ممانعت بیان کرتے ہیں ۔ انجیل متی کے پانچویں باب میں فرماتے ہیں ۔

حضرت مسیح ؑ نے فرمایا " :آپ اگلے لوگوں سے سن چکے ہو کہ زنا بہت پاپ ہے ، لیکن میں کہتا ہو ں کہ جو شخص پرائی عورت کی طرف بری نظر سے دیکھتا ہے تو وہ دل میں زنا کا مرتکب ہو چکا ، اس لئے اگر تمہاری آنکھ یا ہاتھ ایسی حرکت کرے تو اسے کاٹ کر پھینک دے۔بجائے اس کے کہ آپ کا سارا جسم بنوم کی وادی میں ڈالا جائے "۔

: جنسی آلودگی سے بچنے کی تلقین

کسی برائی کی انسداد کا پہلا قدم یہ ہے کہ اس کا تذکرہ نہ ہو اسلام نے برائی اور بے حیائی کی نشر و اشاعت کرنے والوں کو دنیا و آخرت میں عذاب شدید کی وعید بھی سنائی ہے ،ارشاد ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

ترجمہ":جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے گروہ میں بے حیائی کی اشاعت ہو ان کے لئے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اورآخرت میں بھی"۔

مذکورہ آیت میں زنا کو قرآن نے فاحشہ قرار دیا ہے فواحش کو اللہ نے صریح حکم کے ساتھ حرام قرار دیا ہے۔ نہ صرف یہ کہ بلکہ

پیغمبر اسلام ﷺ کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے حکم تھا کی ایمان لانے والو ں سے زنا نہ کرنے کا پختہ عہد لیا کریں ،فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۝

اے نبی جب آپ کے پاس مومن عورتیں ان چیزوں پر بیعت کرنے کے لئے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو " شریک نہیں کریں گے، نہ چوری کریں گی نہ زنا کریں گی نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کوئی ایسا بہتان باندھیں گی جس کو وہ خود اپنے ہاتھوں او رپیرو ں کے سامنے گھڑ لیں اور نہ کسی نیک کام میں آپ کی حکم عدولی کریں گی تو آپ ان کو بیعت کرلیں اور ان کے لئے استغفار کریں بے شک اللہ بہت بخشنے والا ،بے حد رحم فرمانے والا ہے"۔

اسی طرح اخلاقی پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے سورۃ المؤمنون کے ابتدائی آیا ت جنت عدن کی وراثت کا وعدہ کیا ہے ۔

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ هُمْ فِي صَلاتِهِمْ خَاشِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۙ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَا فَاعِلُونَ ۙ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلاَّ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَۙ فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاء ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْعَادُونَۙ وَالَّذِينَ هُمْ لأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَۙ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَۙ أُوْلَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَۙ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَۙ

بے شک ایمان والے کامیاب ہو گئے۔جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔ اور جو بے ہودہ باتو ں سے منہ موڑنے والے ہیں اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں پر اس لیے کہ ان میں کوئی الزام نہیں پس جو شخص اس کے علاوہ طلب گار ہو تو وہی حد سے نکلنے والے ہیں ۔اور جو امانتوں اور عہد کی پاسداری کرنے والے ہیں ۔اور جو اپنی نمازوں کی حفا ظت کرنے والے ہیں ۔یہی لوگ وارث ہیں یہ)جنت (الفردوس کو میراث میں پایئں گےاور اس میں ہمیشہ رہیں گے"۔ “
دوسری طرف قاموس الکتاب المقدس میں قولی ،فکری اور عملی نجاست سے اس کی تشریح کی گئی ہے۔ گو یا زنا صرف فحش کام نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ،ایک نجاست ہے ، کہ جس طرح نجس چیزوں سے انسان فطری طور پر کراہت کرتا ہے اسی طرح زنا بھی ہر طرح سے ایک گندگی اور پلید ی ہے۔

دین مسیح میں زنا ایک نجاست کا نام ہے

قاموس الکتاب المقدس میں زنا کو نجاست قرار دیا گیا ہے اور اس کی تشریح اس طرح کی گئی ہیں ۔
الزنا :المعنی المسیحی،کل نجاسۃ فی الفکر والکلام والاعمال و کل ما یشتم منہ شیئ من ذالک "۔
زنامسیحی شریعت میں نجاست کا نام ہے، یہ نجاست فکری ہو،کلام میں ہو، یا اعمال میں ، ہر وہ شئی جس سے نجاست کی بو محسوس ہو زنا ہے۔ یہ معنی غالباً،وصیت سابقہ سے لئے گئے ہیں اور مسیح علیہ السلام کے پہاڑ پر وعظ)خطبہ (سے متعلق ہیں"۔

تزکیہ و تطہیر نفس و دل

اسلام نے اخلاقی و روحانی پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے تطہیر نفس ود ل پر زور دیا ،اور نفس کو قابو کرنے کی جدو جہد کو افضل جہاد قرار دیا ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دل ہی دراصل خیالات و تصورات کا اصل منبع ہوتا ہے۔انسان پہلے نیت و ارادہ کرتا ہےخیال وتصورکرتا ہے پھر اس کو عملی شکل دیتا ہے یہی وجہ ہے جس کے بنا پر نبی پاک ﷺ نے فرمایا:
اَلاَ وَاِنَّ فِی الجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الجَسَدُ کُلُّہُ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الجَسَدُ کُلُّہُ، اَلاَ وَہِیَ القَلْبُ.
سن لو !جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ایسا ہے کہ اگر وہ درست ہو تو پورا بدن درست رہتا ہے اور اگراس میں ” “کوئی خرابی آجائے تو پورے بدن میں خرابی آجاتی ہے۔ سن لو !وہ دل ہے۔
کتاب متی میں پاکیزگی سے متعلق احکام میں اصلاح باطن اور تزکیہ نفس کے بارے میں حضرت مسیح ؑ انجیل متی میں فرماتے ہیں:

You are like whitewashed tombs, outside splendid to the eye, but inside full of the bones of the dead, and every uncleanness'.
Make yourselves eunuchs for the kingdom of God'.

اصلاح باطن اور تزکیہ نفس کے لئے انجیل متی باب 15 میں یہی مضمون دوبارہ حضرت مسیح ؑ کے زبانی سےبیان کیا گیا ہیں ۔
کیا آپ کو پتہ نہیں جو چیز انسان کے منہ میں جاتی ہے،وہ اس کے پیٹ میں جاتی ہے ،اور پھر نکل کر " گندے پانی کی نالی میں چلی جاتی ہے ۔لیکن جو چیزیں انسان کے منہ سے نکلتی ہیں،وہ دل سے آتی ہیں اور وہی انسان کو ناپاک کرتی ہیں۔مثال کے طور پر،بری سوچ، قتل،زناکاری،حرام کاری،چوری،جھوٹی گواہی،اور کفر انسان کے دل سے آتا ہے۔یہی چیزیں انسان کو ناپاک کرتی ہیں۔

بد نظری

آنکھوں کی آزادی اوربے باکی خواہشات میں انتشار پیدا کرتی ہے ۔ایک حدیث میں بدنظری کو آنکھو ں کا زنا قرار دیا گیا ۔
ارشاد نبوی ﷺ ہے :فَزِنَاالْعَیْنِ النَّظَرُ۔ ”آنکھوں کازنا دیکھناہے“۔
نفس کا سب سے بڑا چور نگاہ ہے۔اس لئے قرآن اور حدیث دونوں نےنظر بازی کو قابو میں رکھنے پر اس پر خاصا زور دیا ہے ۔

: حضرت بُریدہ ؓ سے روایت ہے،حضور پُر نورﷺ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا
يَاعَلِيُّ لاَتَتْبِعِ النَّظْرَةَ النَظَّرَةَ فَاِنَّ لَكَ اْلاُوْلىٰ وَلَيْسَ لَكَ اْلاٰخِرَةُ.
"اے علیؓ ایک نظر کے بعددوسری نظر نہ ڈالو۔پہلی نظر تو معاف ہے مگر دوسری نہیں۔"
:حضرت علی ؓ کی روایت ہے
أن النبى ﷺأَرْدَفَ الْفَضْلَ فَاسْتَقْبَلَتْہُ جَارِيَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَلَوَى عُنُقَ الْفَضْلِ فقَالَ اَبُوْہ الْعَبَّاسُ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّکَ قَالَ رَأَيْتُ شَابًّا وَشَابَّةً فَلَمْ آمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْہِمَا.
بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا آپ کو قبیلہ خثعم کی ایک لڑکی" نے کہا :آپ نے اپنے چچازاد کی گردن دوسری طرف پھیر دی ،اس پر ان کے والد عباس ملی،آپ ﷺ نے فضل بھائی کی گردن کیوں پھیردی؟آپ ﷺ نے فرمایا میں نے نوجوان مرد اور عورت کو دیکھا تو میں ان پر شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔
کہتے ہیں میں نے ﷺسے سوال کیا کہ اچانک نظر پڑجائے تو کیا کروں ؟آپﷺ () حضرت جریر بن عبداللہ البجلی حکم دیا :اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِی، "میں اپنی نظر پھیرلوں" سنن ابو داؤد میں"اَصْرِ فَ بَصَرَكَ "کے الفاظ آئے ہیں۔
حضرت ابو سعید خدری ؓسے روایت ہے،رسولِ اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا" :تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ " صحابہ کرام ؓ نے عرض کی :یا رسولَ اللہ !ﷺ ، راستوں میں بیٹھے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ، ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں ۔ارشاد فرمایا" :اگر راستوں میں بیٹھے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں تو راستے کا حق ادا :کرو۔صحابہ کرام ؓنے عرض کی :راستے کا حق کیا ہے؟ ارشاد فرمایا
غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّہْىُ عَنْ الْمُنْكَرِ.
نظر نیچی رکھنا۔ تکلیف دہ چیز کو دُور کرنا۔ سلام کا جواب دینا۔ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا"۔"
حضرت ام سلمہ ؓ اور حضرت میمونہ ؓ حضور ﷺ کے پاس تھیں کہ حضرت عبداللہ ا بن مکتوم ؓ نا بینا صحابی ؓ آئے ان کو آتے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا تم دونوں پردہ کرو ۔عرض کیا یا رسول اللہ !ﷺکیا وہ نا بینا نہیں کہ نہ ہم کو دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہم کو پہچان سکتے ہیں ؟ نبی پاک ﷺ نے فرمایا :اَفَعَمْيَا وَاِنْ اَنْتُمَا تُبْصِرَانِہٖ۔کہ تم تو نا بینا نہیں ہواور کیا تم ان کو نہیں دیکھ رہی ہو؟۔
العینان تزنیان و زنا ھما النظر ولیدان تزنیان و زنا ھما البطش والرجلان تزنیان و زنا ھما المشی و زنا السان النطق والنفس تتمنی و تشتھی والفرج یصدق ذالک کلہ و یکذبہ۔
آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ان کی زنا نظر ہے، اور ہاتھ زنا کرتے ہیں اور ان کی زنا دست درازی ہے، اور پاؤں " زنا کرتےہیں اور ان کی زنا اس راہ میں چلنا ہے اور زبان کی زنا گفتگو ہے،اور دل کی تمنا اور خواہش ہے، آخر میں صنفی اعضاء یا تو ان سب کی تصدیق کر دیتے ہیں یا تکذیب"۔
بد نظری کے بارے میں درج بالا حدیث اور انجیل متی، باب،05 :27-29 میں حضرت عیسیٰؑ سے منسوب ایک قول جو اپنے الفاظ اور معنی ومفہوم کے اعتبار سے درج بالا حدیث سے ملتی جلتی ہے نہ صرف اس بات کا ثبوت ہے کہ مسیحیت کسی زمانے میں الہامی ہواکرتا تھا بلکہ یہ بھی کہ شریعت عیسوی کس حد تک :تحریف سے گزر چکی ہے
حضرت مسیح ؑنے فرمایا " :آپ اگلے لوگوں سے سن چکے ہو کہ زنا بہت پاپ ہے ، لیکن میں کہتا ہو ں کہ جو شخص پرائی عورت کی طرف بری نظر سے دیکھتا ہے تو وہ دل میں زنا کا مرتکب ہو چکا ، اس لئے اگر تمہاری آنکھ یا ہاتھ ایسی حرکت کرے تو اسے کاٹ کر پھینک دے۔بجائے اس کے کہ آپ کا سارا جسم ہنوم کی وادی میں ڈالا جائے "۔

کبیرہ گناہوں کے ساتھ زنا کا ذکر

قرآن کریم نے کبیرہ گناہ کے ساتھ اس کا تذکرہ فرمایا ہے ۔سورۃ الممتحنہ آیت 12 میں ارشاد ہے۔
وَلا يَزْنِينَ وَلا يَقْتُلْنَ أَوْلادَهُنَّ وَلا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ ۚ
اورنہ بدکاری کریں گے اورنہ اپنے بچوں کو کوقتل کریں گی اورنہ بہتان کی)اولاد (لاویں گی"۔"
اسی طرح شرک اور قتل کے ساتھ بدکاری کا ذکر کیا گیا ہے شرک اور قتل کے ساتھاس کا ذکر کرنا بذاتِ خود اس امر کا اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں افعالِ بد کا ارتکاب شرک اور قتل سے چھوٹا جرم نہیں۔ یہ ایک ایسی تنبیہ ہے جس پر معمولی سا غور بھی انسان پر لرزہ طاری کردیتا ہے۔ اسی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ بدکاری کس حد تک قابلِ اجتناب و نفرین ہے۔
ۚ"وَالَّذِينَ لا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ وَلا يَزْنُونَ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًَ"
ترجمہ" :اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت نہیں کرتے اور جس شخص کے قتل کرنے کو اللہ نے حرام کردیا ہے اس کو ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے، اور جو شخص یہ کام کرے گا وہ سخت عذاب کا سامنا کرے گا "۔

اسی طرح دین عیسوی میں بھی زنا کا ذکر بڑے بڑے گناہوں کے ساتھ کیا گیا ۔انجیل مرقس اور متی میں حضرت عیسیٰ ؑ سے ایک واقعہ منقول ہے کہ :

" ایک آدمی یسوع کے پاس آیا اور پوچھنے لگا:استاد،مجھے ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے کے لئے کون سی اچھائیاں کرنی چاہیئں؟ انہوں نے جواب دیا آپ مجھ سے اچھائی کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں؟ صرف ایک ہی ہے جو اچھا ہے۔ لیکن اگر آپ زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو حکموں پر عمل کرتے رہیں"۔ اس نے کہا کون سے حکموں پر ؟ "یسوع نے کہا :قتل نہ کرو، زنا نہ کرو ، چوری نہ کرو،جھوٹی گواہی نہ کرو"۔

متذکرہ بالا مضمون کم و بیش ان ہی الفاظ کے ساتھ انجیل مرقس میں بیان ہوا ہے۔

ستر یا پردہ

ستر کےباب میں اسلام نے انسانی شرم و حیاء کی جس قدر صحیح اور مکمل نفسیاتی تعبیر کی ہے اس کی نظیر دنیا کی کسی تہذیب میں نہیں پائی جاتی۔اسلام مرد اور عورت دونوں کو جسم کے وہ تمام حصے چھپانے کا حکم دیتا ہے جن میں ایک دوسرے کے لئے صنفی کشش پائی جاتی ہے۔غیر تو غیر اسلام اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ میاں اور بیوی ایک دوسرے کے سامنے برہنہ ہوں۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔اذا اتی احد کم اھلہ فلیستتر ولا یتجرد تجردالعیرین۔

" جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جائے تو اس کو چاہیئے کہ ستر کا لحاظ رکھے۔ بالکل گدھوں کی طرح دونوں ننگے نہ ہو جائیں"۔

حضرت ابی سعید الخدری ؓ()سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا :

لَایَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلیٰ عَوْرَۃِالرَّجُلِ وَلَاالْمَرْاَۃُاِلیٰ عَوْرَۃِالْمَرْاَۃِ وَلَا یُفْضی الْرَّجُلُ اِلیٰ الْرَّجُلِ فِي ثَوبٍ وَاحِدٍ وَلَاتُفْضیِ اْلمَرْاَۃُ فِیِ الْثَّوْبِ الْوَاحِدِ۔

" ایک مرد دوسرے مردکے ستر کونہ دیکھے اور نہ ہی عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے"۔

حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ یہ چیزشہوت میں بہت ہیجان کا باعث ہوجایا کرتی ہےجس سے کبھی کبھی مشت زنی کی رغبت ہوتی ہے،اور کبھی اغلام کی،جو نہایت مبغو ض فعل ہیں۔

اسلام نےاس حد تک احتیاط برتنے کا حکم دیا ہے کہ عورت ،دوسری عورت سے بھی پردہ برتے بصورت دیگر عورت کو اجازت نہیں کہ اپنے شوہر سے دوسری عورتوں کی کیفیت بیان کرے۔ارشاد نبویﷺ ہے۔

لَا تُبَا شِرُا اْلمَرْاَۃُ الْمَرْاَۃَ فَتَنْعَتَھَا لِزَوْجِھاَ کَانَہٗ یَنظُرُ اِلَیْھَا۔

" عورت ,عورت سے خلا ملا نہ کرے۔ایسا نہ ہو کہ وہ اس کی کیفیت اپنے شوہر سے اس طرح بیان کر دے کہ گویا وہ خود اس کو دیکھ رہا ہے"۔

اجنبی مرد و عورت کا ذکر ہی کیا اسلام نےشوہر کو بھی منع کیا ہے کہ وہ اپنے زن و شوہر کے باہمی راز کسی غیر مرد سے بیان کریں۔

فرمایا :اَنَّ مِنْ اَشَرَّ النَاسِ عِندَاللهِ مَنْزِلۃًیَومَ القِیَامَۃِ الْرَجُلُ یُفْضِی اِلَی امْرَآتِہِ وَتُفضِی اِلَیْہِ ثُّم یَنشُرُ سِرَّھَا۔

اسلام میں اس سے بڑھ کر شرم وحیا کا لحاظ کیا ہوگا کہ تنہائی میں بھی عریاں رہنا اسلام کو گوارہ نہیں حدیث شریف ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا :

اِحفَظْ عَورَتَکَ اِلاَّ مِنْ زَوْجِکَ اوْماَ مَلَکَتْ یَمِینُکَ فَقَالَ اَ فَرَاءیْتَ اِذَا کَانَ الرَّجُلُ خَا لِیًا ؟ فَاللهُ اَحَقُّ اَنّ یُسْتَعِی مِنّہُ۔

" اپنے ستر کی دیکھ بھال کر،ہاں اپنی بیوی یا لونڈی کےپاس ہو تو اور بات ہے۔اس نے پوچھا اگر کوئی تنہا ہوتو؟فرمایا تو اس وقت اللہ سے شرمانا حق ہے)"اللہ اس کا ذیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیاء کی جائے(۔

اسی طرح ارشاد ہے:اِیَّاکُم وَالْتَّعَرّی فَاِنَّ مَعَکُم مَنْ لاَ یُفَارِقُکُم اِلاَّ عِندَ اْلغَائِطِ وَحِینَ یُفْضِی الرَّجُلُ اِلیَ اَھْلِہِ فَاسْتَحَیُوھُمْ وَ اَکْرِمُوھُم۔

" خبردار کبھی برہنہ نہ رہو کیو نکہ تمہارے ساتھ خدا کے فرشتے لگے ہوئے ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے بجز ان اوقات کے جن میں تم رفع حاجت کرتے ہو یا اپنی بیویوں کے پاس جاتے ہو۔ لہٰذا تم ان سے شرم کرو اور ان کی عزت کا لحاظ رکھو"۔

عن ابن شھاب ان رسول اللہ ﷺقام من اللیل فنظر فی افق السماءفقال ماذا فتح اللیلۃ من الخزائن و ما ذا وقع من الفتن کم من کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ یوم القیا مۃائقظواصواحب الحجر۔

" ابن شھاب ؓ سے روایت ہےکہ رسول اللہﷺ رات کو بیدار ہوئےآسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ رات کو اللہ جل جلالہ نے کتنے ایک خزانے کھولے اور کتنےایک فتنےواقع ہوئے کتنی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں تو کپڑے پہنے ہوئی ہیں،مگر قیامت کے روز ننگی ہونگی۔ ہوشیارکردو ان کوٹھریوں والیوں کو"۔

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ زکواۃ کے اونٹوں کی چراگاہ میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ چرواہا جنگل میں ننگا لیٹا ہے ۔آپ نے اسی وقت اسے معزول کر دیا اور فرمایا! لا یعمل لنا من لاحیاءلہ

"آپ ﷺ نے فرمایا :ملعون من نظر الیٰ سواۃ اخیہ "ملعون ہے وہ جو اپنے بھائی ستر پر نظر ڈالے۔
عن علقمۃ عن امہ انھا قالت دخلت حفصۃ بنت عبد الر حمٰنؓ علی عائشۃؓ زوج النبیﷺو علی حفصۃ خمار رقیق فشقتہ عائشۃؓ و کستھا خمارا کثیفاً۔
حفصہ بنت عبدالرحمٰنؓ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حا ضر ہوئیں اور وہ ایک باریک دوپٹہ اوڑھے ہوئے " تھیں ۔حضرت عائشہؓ نے اس کو پھاڑ دیا اور ایک موٹی اوڑھنی ان پر ڈالی"۔
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں اپنے بھتیجے عبداللہ بن الطفیلؓ کے سامنے زینت کے ساتھ آئی تو نبی کریم ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ تو میرا بھتیجا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا :
اذا عرقت المراۃ لم یحل لھا ان تظھر الا وجھھا ولا مادون ھذا و قبض علی ذراع نفسہ فترک بین قبضتہ و بین الکف مثل قبضتہ اخری۔
جب عورت بالغ ہوجائے تو اس کےجائز نہیں کہ اپنے جسم میں سے کچھ ظاہر کرے سوائے چہرے کے اور " سوائے اس کے،یہ کہہ کر آپ ﷺنے اپنی کلائی پر اس طرح ہاتھ رکھا کہ آپ ﷺ کی گرفت کے مقام اور ہتھیلی "کے درمیان صرف ایک مٹھی بھر جگہ باقی تھی۔
حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ جو آنحضرت ﷺ کی سالی تھیں ،ایک مرتبہ آپ ﷺ کے سامنے باریک لباس پہن کر حاضر ہوئیں اس حال میں کہ جسم اندر سے جھلک رہا تھا۔حضور ﷺ نے فورا نظر پھیر لی اور فرمایا!
یَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیضَ لَمْ یَصْلُحْ لَھَا اَنْ یُرَیٰ مِنْھَا اِلاَّ ھٰذَا وَھٰذَا وَاَشَارَاِلٰی وَجْھِہٖ وَ کَفَّیْہِ۔
اے اسماء عورت جب سن بلوغ کو پہنچ جائے تو درست نہیں کہ اس کے جسم میں سے کچھ دیکھا جائے " "بجز اس کے اور اس کے ۔یہ فرما کر آپﷺ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا۔
اسلام کی نظر میں وہ لباس درحقیقت لباس ہی نہیں ہے جس میں سے بدن جھلکے اور ستر نمایاں ہو۔ارشاد ہے:
مسلم شریف کی حدیث ہے:رُبَّ کَاسِیَاتٍ عَارِیَاتٌ مَائِلاَتٌ مُمَیِلاَتٌ لَا یَدخُلْنَ الْجَنَّۃَ وَ لَا یَجِدْنَ اِرِیحَھَا۔
جو عورتیں کپڑے پہن کر بھی ننگی ہی رہیں اور دوسرے کو رجھائیں اور خود دوسروں پر ریجھیں،اور " بختی اونٹ کی طرح ناز سے گردن ٹیڑھی کر کے چلیں وہ جنت میں ہر گز داخل نہ ہوگی اور نہ اس کی بو پائیں "گی۔
مسیحیت میں ستر یا پردہ کے احکام مسخ شدہ صورت میں بھی اس بات پر گواہی دیتے ہیں کہ کسی زمانے میں ستر یا پردہ حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات میں اہم جز ہوا کرتا تھا۔
کرنتھیوں باب گیارہ میں پولس پردہ یا ستر پوشی کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں ۔
جو مرد دعا یا نبوت کرتے وقت اپنا سر ڈھانپتا ہے وہ اپنے سربراہ)یو نانی میں سر (کو شرمندہ کرتا ہے " اور جو عورت دعا یا نبوت کرتے وقت اپنا سر نہیں ڈھانپتی ،وہ اپنے سربراہ)سر (کو شرمندہ کرتی ہے ، کیونکہ وہ اس عورت کی طرح ہوتی ہے جس کا سر منڈ وایا گیا ہو۔ اگر ایک عورت اپنا سر نہیں ڈھانپتی تو ، اسے اپنے بال بھی کٹوانے چاہیئے ۔لیکن اگر بال کٹوانا اور سر منڈوانا عورت کے لئے شرم کی بات ہے ۔تو اسے اپنا سر بھی ڈھانپنا چاہیئے۔ مرد کو اپنا سر نہیں ڈھانپنا چا ہیئے ،کیونکہ خدا نے اسے اپنے جیسا اپنے بڑائی کے لئے بنایا ہے،جبکہ عورت مرد کی بڑائی کے لئے بنائی گئی ہے۔
: اس ضمن میں آگے یوں بیان کرتے ہیں
آپ ہی فیصلہ کریں ،کیا عورت کے لئے سر ڈھانپے بغیر دعا کرنا مناسب ہے ؟کیا آپ فطری طور پر نہیں " جانتے کہ جب مرد لمبے بال رکھتا ہے تو یہ اس کی بے عزتی ہے۔ جبکہ عورت کے لمبے بال اس کی زینت ہیں ،کیونکہ عورت کو بال پردے کے طور پر دیئے گئے
ہیں ، اور اگر کوئی شخص اس بات پر اعتراض کرنا چاہے ۔تو میں اس سے کہتا ہو کہ ہمارا بلکہ خدا کی کلیساؤں کا یہی رواج ہے۔

: بری خواہش سے بچنا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہےکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔
النَّظْرَۃُ سَہْمٌ مَسْمُومٌ مِنْ سِہَامِ إِبْلِيسَ مَنْ تَرَكَہَا مِنْ مَخَافَتِی أَبْدَلْتہ إِيمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَہُ فِی قَلْبِہِ۔
حدیث قدسی ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے رسول اللہ ﷺ نے نقل فرمایا۔ نظر شیطان کے تیروں میں سے زہر یلہ تیر ہے جو شخص
میرے خوف سے ،باوجود دل کے تقاضے کے اپنی نظر پھیر لے میں اس کے بدلے اس کو ایسا پختہ ایمان دے دونگا جس کی لذت کو وہ اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔

حدیث قدسی ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے رسول اللہ ﷺ نے نقل فرمایا۔ نظر شیطان کے تیروں میں سے زہر یلہ تیر ہے جو شخص میرے خوف سے ،باوجود دل کے تقاضے کے اپنی نظر پھیر لے میں اس کے بدلے اس کو ایسا پختہ ایمان دے دونگا جس کی لذت کو وہ اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔
اِنَّ الْمَراَةَ تُقبِلُ فِی صُورَۃٍ شَیْطَانٍ وَ تُدْبِرُ فِی صُورَۃٍ شَیْطَانٍ فَاءِذَااَبْصَرَاَحَدُکُمْ اْمرَاَۃَفَلیَاْتِ اَھْلَہُ فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ ماَ فِی نَفْسِہِ۔
حضور ﷺ نے فرمایاا کہ عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں)یعنی اس کا سامنا اور اس کا " پیچھا دونوں دل کو اور ایمان کو خراب کرتا ہے (پس جب کسی شخص کی نظر کسی عورت پر پڑ جا ئے اور اس کا خیال آئے تو اپنی عورت کے پاس جائے اس عمل سے اس کے نفس کا برا تقاضا دفع ہو جا ئے گا"۔
فرمایا :اپنی بیوی سے جنسی تسکین حاصل کرنا بھی صدقہ ہے۔ صحابہ کرامؓ نے تعجب سے پوچھا:کیا یہ کام بھی باعث اجر ہے؟ آپﷺ نے فرمایا " :کیوں نہیں اگر تم میں کوئی حرام مقام میں پورا کرے تو کیا اسے گناہ نہ ہوگا؟پس جو چیز اس گناہ سے بچنے کا ذریعہ ہو وہ باعث اجر و ثواب بھی ہے"۔
حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ایک دفعہ اپنی مجلس میں فرمایا":اَیُّ شَیْءٍ خَیْرٌ لِلمرَاَۃِ "عورت کے لئے کونسی چیز بہتر ہے ؟ کسی نے جواب نہ دیا،سب کے سب خاموش رہے۔حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں خود بھی اس مجلس میں شریک تھا،مجھ سے بھی کوئی جواب نہ بن پڑا ۔جب گھر آیا تو میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا": :اَیُّ شَیْءٍ خَیْرٌ لِلمرَاَۃِ "حضرت فاطمہؓ نے برجستہ جواب دیا":لَا یَرَھُنَّ الرِّجَالُ"سب سے بہتر یہ ہے کہ مردوں کی نگاہ سے عورتیں محفوظ رہیں "حضرت علیؓ اس جواب سے اس قدر خوش ہوئے کہ جاکر نبی کریمﷺ سے اس جواب کا تذکرہ کیا۔چنانچہ آپﷺ بھی خوش ہوئے اور فرمایا:فاطمہؓ میرا ایک حصہ ہے"۔
حکیم محمد اخترؒ اپنی تالیف روح کی بیماریاں اور ان کا علاج میں حضرت عثمان غنیؓ کی ایک مجکس کا تذکرہ فرماتے ہیں ،کہ ان کی مجلس میں ایک شخص بد نگاہی کرکے آیا۔آپؓ نے نور باطن سے اس کی آنکھوں کی ظلمت محسوس کرکے فرمایا کہ کیا حال ہوگا ایسے لوگوں کا جن کی آنکھوں سے زنا ٹپکتا ہے۔پس وہ سمجھ گیا اور اس نے توبہ کی اور تمام اہل مجلس پر اس مسلمان کی پردہ پوشی بھی رہی۔
مسیحیت میں بھی کسی اجنبیہ پر نظر ڈالنےکی سختی سے ممانعت ہے ،اور ایسا کرنا حفظ ماتقدم کے طور پر ہے ۔ حضرت مسیح ؑ نے فرمایا :
جس کسی نے بری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی تو وہ دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا ،پس اگر " تیری داہنی آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے نکال اپنے پاس سے پھینک دے، کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضاء میں سے ایک جا ئے بجائے اس کے کہ آپ کا سارا جسم ہنوم کی وادی میں ڈالا جائے) "ہنوم کی وادی سے مراد جہنم ہے(۔
روحانی پاکیزگی،اصلاح باطن یا شرم و حیا کی ترغیب
قرآن و سنت میں ہر طرح کے برائیوں کے سدباب کے لئے اصلاح باطن پر زور دیا گیاہےاور خصوصا جنسی معاملات میں اصلاح باطن کی تربیت کے لئے نہ صرف اسلام بلکہ منتخب ادیان سماوی میں ایک قدر مشترک رہا ہے اس سلسلے میں نبی پاکﷺ کی ایک خوبصورت حدیث وارد ہے۔
حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا لوگوں نے سابقہ انبیاء علیہم السلام کے کلام میں سے جو حاصل کیا ہے وہ یہ ہے جب تم حیاء نہ کرو تو پھر جو چاہو کرو۔
شرم و حیا کے سلسلے میں مسیحی مذہبی ادب کی کتاب کرنتھیوں،باب:11،قول:04- 07 ، میں پولس کے اقوال ہیں :
عورت اپنی تابع داری ظاہر کرنے کے لئے اپنا سر ڈھانپےاور فرشتوں کی خاطر بھی ایسا کرے۔"
عورت کے لمبے بال اس کی زینت ہیں،کیونکہ عورت کو لمبے بال پردے کے طور پر دئے گئے ہیں ۔"
جو مرد دعا یا نبوت کرتے وقت اپنا سر ڈھانپتا ہے وہ اپنے سربراہ)یو نانی میں سر (کو شرمندہ کرتا ہے " اور جو عورت دعا یا نبوت کرتے وقت اپنا سر نہیں ڈھانپتی ،وہ اپنے سربراہ)سر (کو شرمندہ کرتی ہے ، کیونکہ وہ اس عورت کی طرح ہوتی ہے جس کا سر منڈ وایا گیا ہو۔ اگر ایک عورت اپنا سر نہیں ڈھانپتی تو ، اسے اپنے بال بھی کٹوانے چاہیئے ۔لیکن اگر بال کٹوانا اور سر منڈوانا عورت کے لئے شرم کی بات ہے ۔تو اسے اپنا سر بھی ڈھانپنا چاہیئے۔ مرد کو اپنا سر نہیں ڈھانپنا چا ہیئے ،کیونکہ خدا نے اسے اپنے جیسا اپنے بڑائی کے لئے بنایا ہے،جبکہ عورت مرد کی بڑائی کے لئے بنائی گئی ہے۔

اسلام اور شریعت عیسوی میں حد رجم :

اسلام میں قرآن عظیم میں سورۃ النور کے صریح آیت کی روسے زنا قابل حد جرم ہے اور شادی شدہ زانی اور اور زانیہ کے لئے حکم رجم ہے ۔ارشاد باری ہے:
الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِئَةَ جَلْدَةٍ وَلا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ

جوزنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مردہو تو ان میں ہر ایک کو سوسو کوڑے لگاؤ اوراگر تم اللہ اور " آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو توتمہیں اللہ کے دین میں ان پر کوئی ترس نہ آئے اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ موجود ہو".

:شریعت عیسوی میں زنا کی سزا رجم مقرر ہے اور قاموس الکتاب المقدس میں رجم کی تعریف یوں مذکور ہے
رجم نوع من انواع العقاب الشدید التی فرضھا الناموس، و کان الرجم عادۃ قدیمۃ لم تقتصر علی الیھود بل استجد بھا ایضاً المقدونیون والفرس۔ و کان الرجم یتم خارج المدینۃ و کان الشھود یصعون ایدیھم علی راءس المجرم لسارۃ الی فی الجریمۃ استقرت علیہ و کانوا یخلعون من ثیابھم ما یعطلھم من عملیۃ الرجم
و فی حالات الزنا و حالات اخری کان الشھود یلقون الحجارۃ الاولی".

رجم سخت سزاؤں میں سے ایک طریقہ سزا ہے جسے ناموس)اللہ (نے فرض کیا ہے اور رجم قدیم طریقہ سزا " ہے جو نہ صرف یہودیوں کے ہاں بلکہ مقدونیوں اور اہل فارس کے ہاں بھی رائج رہا ہے اور رجم کی سزا)مجرم کو (شہر سے باہر)لا کر (دی جاتی تھی گواہ مجرم کے سر پر ہاتھ کر اس بات کی تصدیق و توثیق کرتے تھے کہ جرم ثابت ہوچکا، پھر مجرم کے غیر ضروری کپڑے جو عمل رجم میں ر کاو ٹ پیدا کرنے والے ہوں اتار دیئے جاتے تھے ،اور زنا یا دیگر جرائم میں رجم کی سزا نافذ کرتے وقت گواہ ہی سب سے پہلا پتھر مارتے تھے".

انجیل یوحنا میں مذکور ہے :حضرت مسیحؑ کے زمانہ میں بھی زنا کی سزا سنگساری تھی۔
کو شریعت کی مخالفت اور موسیٰؑ کی رسموں کو بدلنے کے الزام میں سنگسار کیاگیا تھا۔ (Stephens)ستفنس
کتاب مقدس بائبل میں زنا کی ایک مجرمہ کا واقعہ یوں بیان کیا گیا ہے۔

And the scribes and pharisees brought unto him a woman taken in adultery; and when they had set her in the midst, they say unto him, Master, this woman was taken in adultery, in the very act. Now Moses in the “law commanded us, that such should be stoned: but what sayest thou? This they said, tempting him, that they might have to accuse him. But Jesus stooped down, and with his finger” wrote on the ground, as though he heard them not. So, when they continued asking him, He lifted up himself, and said unto them, He that is without “Sin among you, let him “first cast a stone at her.

فقیہ اور فریسی ایک عورت کو لائے جو زنا میں پکڑی گئی تھی اور اسے بیچ میں کھڑا کرکے یسوع " سے کہا :اے استاد !یہ عورت زنا میں عین فعل کے وقت پکڑی گئی ہے"تورات میں موسیٰؑ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ایسی عورت کو سنگسار کریں،پس تو اس عورت کی نسبت کیا کہتا ہے ؟انہوں نے اسے آزمانے کے لئے یہ کہا تاکہ اس پر الزام لگانے کا کوئی سبب نکالیں،مگر یسوع جھک کر انگلی سے زمین پر لکھنے لگے،جبکہ وہ اس سے سوال ہی کرتے رہے،تو انہوں نے سیدھے ہو کر ان سے کہا ،جو تم میں بے گناہ ہو ،وہی پہلے اس کو پتھر مارے".

ادیان سماوی میں رجم ایک ایسا حکم ہے ۔جس پر تینوں شریعتوں میں اتفاق رہا ہے۔اس بات کا اظہار عصر حاضر کے عالم و دانشور ڈاکٹر ابوعدنان سہیل نے اپنی کتاب "انکار رجم ایک فطری گمراہی میں "کیا ہے ۔

دین اسلام میں علماء کبار نے اپنی اپنی تصانیف میں اس کے متعلق اجماع امت کا ذکر کیا ہے۔علامہ آلوسی " کے علاوہ محقق ابن ہمام حنفی، مشہور فقیہ و شارح حدیث شیخ محی الدین نووی شافعی۔امام موفق ابن قدامہ مقدسی حنبلی،حافظ ابوالولید ابن رشد مالکی، امام ابن حزم ظاہری،وغیرھم محققین شامل ہیں ۔

حضرت شاہ ولی اللہ ؒحجتہ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں ":شرائع سابقہ میں قتل کی سزا قصاص ،زنا کی سزا سنگساری، اور سرقہ کی سزا عضو کا کاٹنا تھی ،پس یہ تین سزایئں شرائع سماویہ میں متواتر چلی آتی ہیں اور تمام انبیاء سابقین کی شریعتوں میں انہی پر عمل ہوتا آرہا ہے

انجیل میں ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے جو اس بات پر ثبوت ہے کہ شریعت موسوی کے بعض احکام حضرت مسیحؑ کے زمانےمیں بھی نہ صرف بطور شریعت محفوظ تھی بلکہ ان پر نافذالعمل بھی تھی ۔

تورات اور انجیل کے ان اقتباسات سے یہ واضح ہوگیا کہ شادی شدہ زانی کو رجم کرنے کا حکم پچھلی آسمانی کتابوں میں موجود تھا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو اس وقت)نزولِ قرآن کے وقت (کی موجودہ کتابوں کا جو مصدق قرار دیا ہے وہ اسی حکم کے اعتبار سے ہے اور اللہ کی قدرت ہے کہ ہزار ہا تحریفات کے باوجود رجم کا یہ حکم تورات اور انجیل میں آج بھی موجود ہے۔

قانون طلاق

اسلام طلاق کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتا ۔جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ:اَبغَضُ الْحلَالِ اِلیَ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ الطَّلاَقُ۔"حلال چیزوں میں سب سے مبغوض اللہ تعالیٰ کو طلاق ہے".

فقہاء کرام کے مطابق طلاق ممنوع ہے ۔ہاں اگر کوئی عارضی ایسی ضرورت آجائے کہ بغیر طلاق کے کوئی گنجائش ہی نہ ہوتو ایسے وقت میں جائز ہے۔
یعنی اگر مرد و عورت کا تعلق ازدواج ناکام ہوجائے ، حدوداللہ کے اندر رہتے ہوئے زن و شوہر میں صلح و آشتی اور اتحاد و اتفاق کی زندگی محال ہوجائے ،تو ایسے موقع پر مرد اپنی خواہش سے عورت کو علیحدہ کر سکتا ہے۔ اسی طرح عورت بھی خلع لے سکتی ہےبجائے اس کے کہ دونوں اوروں سے درپردہ تعلقات استوار کریں۔
انجیل متی میں طلاق کے مبغوض المبا حات ہونے کے بارے میں حضرت مسیح ؑ کا قول اس طرح مذکور ہے فرماتے ہیں :
جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے ،وہ اسے طلاق نامہ بھی دے ۔لیکن میں آپ سے کہتا ہوں کہ جو شخص اپنی بیوی کو "حرام کاری "کے علاوہ کسی اور وجہ سے طلاق دیتا ہے ،وہ اسے زنا کے خطرے میں ڈالتا ہے ،اور جو کوئی ایسی طلاق یافتہ عورت سے شادی کرتا ہے ،وہ زنا کرتا ہے۔
اسی طرح انجیل متی میں طلاق سے متعلق ایک واقعہ یوں بیان کیا گیا ہے:
" وہ)حضرت مسیح ؑ (دریائے اردن کے پار یہودیہ کے سرحدی علاقوں میں گئے ۔لوگوں کی بھیڑ ان کے پیچھے پیچھے وہاں آئی اور یسوع نے بیماروں کو ٹھیک کیا ۔ پھر فریسی ان کے پاس آئے ،اور ان کا امتحان لینے کے لئے ان سے پاچھا:کیا اپنی بیوی کو کسی بھی وجہ سے طلاق دینا جائز ہے؟ یسوع نے جواب دیا " :کیا آپ نے نہیں پڑھا کہ جس نے انسانوں کو بنایا اس نے شروع سے انہیں مرد اور عورت بنایا ۔،اور کہا ": اس لئے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑ دے گا اور اپنی بیوی کے ساتھ جڑا رہے گا اور وہ دونوں ایک بن جائیں گے ؟"لہذا وہ دو نہیں رہے بلکہ ایک ہوگئے ہیں ۔اس لئے جسے خدا نے جوڑا ہے،اسے کوئی انسان جدا نہ کریں"۔ اس پر فریسیوں نے کہا ،"تو پھر موسیٰؑ نے یہ کیوں کہا تھا کہ بیوی کو طلاق نامہ دے کر چھوڑ دوَ "یسوع نے فرمایا :موسیٰ ؑنے آپ کی سنگ دلی کی وجہ سے آپ کو اپنی بیوی کو طلاق دینے کی اجازت دی لیکن شروع میں ایسا نہیں تھا۔ میں آپ سے کہتا ہوں جو شخص اپنی بیوی کو حرام کاری کے علاوہ کسی اور وجہ سے طلاق دیتا ہے اور دوسری عورت سے شادی کرتا ہے وہ زنا کرتا ہے"۔
طلاق کے بارے میں یہی مضمون متی ،مرقس اناجیل میں بھی بیان ہوا ہے ۔اس میں بھی حضرت عیسیٰ کے خیالات دو اہم نکات کی جانب اشارہ کرتے ہیں، یعنی میاں بیوی کا دائمی بندھن، اور طلاق کے بعد شادی کی صورت میں انھیں زنا کا مرتکب قراردینا۔
اوّل الذکر کے مطابق خاوند یا بیوی کی وفات تک شادی ایک ناقابلِ تنسیخ معاہدہ ہے ۔ گویا خاندان کا وجود تسلیم شدہ حقیقت ہے، اور انسانی زندگی میں رہبانیت کو اہمیت نہیں دی گئی۔ دوسرا نکتہ زنا کی مذمت ہے کہ طلاق کے بعددوسری شادی گویامتعلقہ فریق کا ار تکا ب زنا ہے۔ بالفاظِ دیگر ، زنا کو ایک انتہائی ناپسندیدہ فعل کہا گیا ہے۔ ہم پولس کے خیالات اور تعلیمات میں شامل قوانین اور ضوابط کو کسی طور بھی الہامی قرار نہیں دے سکتے لیکن عیسائی دنیا انھیں عیسائیت کا جزو سمجھتی ہے۔
عیسائیت کا قانون طلاق تحریف کا شاخسانہ:
عیسائیت میں قانون طلاق کو کتاب مقدس انجیل میں تحریف کا شاخسانہ سمجھے یا عیسائی علماء کی غلط اجتہادی جس نے عیسائی معاشرہ کا بیڑہ غرق کردیا ہے ۔ بات دراصل یہ ہے کہ :
عیسائیت میں سرے سے یہ جائزہی نہیں تھا کہ طلاق کسی وجہ سے بھی دی جائے ،رشتہ نکاح دوامی سمجھا جاتا تھا،موت کے سوا جدائی کی اور وجہ ناممکن تھی اور یہ ساری سختی حضرت مسیح ؑ کے اس قول سے اخذ کی گئی تھی۔
"جسے خدا نے جوڑا،اسے آدمی جدا نہ کرے"۔
حالانکہ اس قول کا مطلب سرے سے غلط تھا ،یہ ایک اخلاقی ہدایت تھی اور منشاء بے وجہ طلاق دینے کو روکنا تھا کیونکہ خودانجیل متی **(Mathew)** کی دوسری آیت میں ہے:
" جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑدے اور دوسرا بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے"۔
اس آیت میں اشارہ پایا جاتا ہے کہ بوقت ضرورت طلاق دی جاسکتی ہے،مگر مسیحی علماء نے اس کو پہلی آیت سے متعارض سمجھ کر یہ تاویل کی کہ بعد کا اضافہ ہے۔اس دوسرے قول پر عمل یہ تھا کہ اب مرد اور عورت دونوں تجرد کی زندگی گزاریں۔ بعد میں مشرقی کلیسا نے کچھ صورتیں رشتہ نکاح کے ختم کرنے کی نکالیں مگر مغربی پیشواؤں نے اس کے تسلیم کرنے سے انکار کردیا اور وہ کلیسائے روم کی ہی فقہ پر عامل رہے ، کہ موت کے سوا کوئی دوسرا سبب اس رشتہ کو منقطع نہیں کرسکتا ۔ تقریباً پندرہ سو سال تک عیسائیوں کو کلیسا کے اس ظالمانہ اور جابرانہ قانون کی وجہ سے مصیبتوں میں مبتلا رہنا پڑا۔
سولھویں صدی سے طلاق کے قانون کی اصلاح کی آواز اٹھی مگر نتیجہ کے اعتبار سے کچھ زیادہ سودمند ثابت نہ ہوئی ۔انگلستان میں **1857ء** سے پہلے تک جب تک زنا اور ظالمانہ برتاؤ ثابت نہ کیا جائے ،قانونی تفریق کا فیصلہ بھی نہیں ملتا تھا،اگر کسی نے یہ دو جرم ثابت کر دیئے تو قانونی تفریق حاصل ہوتی،لیکن اس کو اب بھی دوسری شادی کی اجازت نہیں تھی اور ہر حال میں شرط یہ تھی کہ مقدمہ عدالت میں پیش ہو اور عدالت

ہی فیصلہ کرے اور پھر مرد اور عورت میں سے جو بھی طلاق کا خواہش مند ہو،اس پر ضروری تھا کہ دوسرے پر زنا ثابت کرے اور اگر عورت فریادی ہے تو مرد پر زنا کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ بھی ۔ یہ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ قانون نے یہ بھی حق دیا تھا کہ مرد اپنی بیوی کے ناجائز دوست سے ہرجانہ یا یوں کہیئے کہ":بیوی کی عصمت کا معاوضہ وصول کر سکتا ہے".

اس قا نون نے عیسائی معاشرہ پر بہت تباہ کن اثرات مرتب کئے ہیں "آزمائشی یا یارانہ شادی "اس قانون کے برے نتائج میں سے ہیں

1866 ء سے لے کر آج تک یہ قانون آزمائشی مراحل اور ترامیم سے گزر رہاہے۔اگر ہم یہ کہے تو مبالغہ ہر گز نہ ہوگا ،کہ عیسائی معاشرے کے جنسی بے راہ روی میں پچاس)50 (فیصدی حصہ اس قانون کا ہے.

خلاصہ:

مذکورہ روایات اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ تحریف و ترمیم شدہ صورت میں بھی اب بھی ادیان سماوی میں اور خصو صا مسیحیت میں جنسی بے راہ روی سے متعلق تعلیمات کا ایک ذخیرہ موجود ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ دین مسیح میں اخلاقی پاکیزگی کو کتنی اہمیت حاصل رہی ہے اور جنسی بے راہ روی سے بچنے کی کس قدر ممانعت کی گئی ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس سلسلے میں دین مسیح کی بنیادی تعلیمات اس سلسلے میں اجا گر کئے جا ئے اور اس وباء کی روک تھام کے لئے خالص مذہبی بنیادوں پر کام کیا جائے مصرف یا فضول خرچ بیٹے جیسے سطحی روایات سے جو اس کو جواز فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے

------------------------------ -----------

جنسی بے راہ روی سے متعلق یہودیت و مسیحیت کے تعلیمات کا اگر غور سے مطالعہ کیا جائے ۔تو ایک قاری کو بغیر کسی تشریح اور تاویل کے تحریف شدہ بائبل میں بھی ایک معقول حصہ اخلاقی و جسمانی پاکیزگی کی تعلیمات پر مشتمل ملے گا اور تحریف و تبدل کے باوجود اس کی ممنوعیت اور حرمت واضح طور محسوس کی جاسکتی ہے۔ جن سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا ۔